۷۲

بہتر فرقے ہمیشہ جہنّم میں

مُصنّف

مولانا رضوان احمد نوری شریفی

72

الجامعة البركاتيه

باسمہٖ تعالیٰ

مصنّف

الجامعۃ البرکاتیہ

پوسٹ گھوسی ضلع مئو (یو. پی.)

ناشر

آل انڈیا بزم گلزارِ ملّت ناگ پور

نام کتاب : بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں

مصنف : مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی
شیخ الادب دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم
وبانی الجامعۃ البرکاتیہ پوسٹ گھوسی ضلع مئو۔ (یوپی)

کمپوزنگ : محمد بلال اشرف قادری گھوسی

تعداد : گیارہ سو

سن طباعت : ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ/ اکتوبر ۲۰۱۳ء

صفحات : ۱۱۲

قیمت :

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۔ ۶

تقریظ جلیل

قاضی القضاۃ تاج الشریعہ حضور **مفتی محمد اختر رضا خان** صاحب قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم، أفاض الله علینا من برکاتہما۔
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء وصدر مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام أجمعین
ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

میں نے زیر نظر کتاب ''بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں'' کا پیش لفظ پڑھوا کر بغور سنا، اس سے پہلے اس مضمون کی کچھ قسطیں بھی سن چکا ہوں، بحمدہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل سنت وجماعت کیلئے بہت مفید ہے خصوصاً اس کا پیش لفظ جس میں پوری کتاب کا اجمالی جائزہ لیا گیا سب سے پہلے پڑھنے کے قابل ہے۔ مجیب سلمہ القریب المجیب نے مذہب اہل سنت وجماعت کی خوب تائید کی اور حدیث افتراق امت کا صحیح مفہوم آیات واحادیث سے اور شراح حدیث کے اجماعی کلمات سے خوب آشکار کیا، اور اس خود ساختہ تحقیق جس کے اندر صلح کلیت کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور بزور زبان اسی کو مفہوم حدیث ٹھہرانا چاہا اس کا پردہ فاش کیا۔ اس خود ساختہ تحقیق کی حمایت پر مضمون نگاری ونشر واشاعت کے ذریعہ سے جو لوگ کمربستہ ہوئے وہ بھی بے نقاب ہوئے، عوام اہل سنت اس پیش لفظ کو بار بار پڑھیں اور جو افراد صلح کلیت کی حمایت پر کمر بستہ ہیں اور اس کے لیے وہ جو وسائل اختیار کر رہے ہیں ان سے ہوشیار رہیں اور مسلک اہل سنت جس کا دوسرا نام اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے پر قائم رہیں اور اپنی شناخت برقرار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو قبول عام بخشے "ویرحم الله عبدا قال آمینا"۔ قال بفمه وأمر برقمه۔

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ القوی
۲۵ ر جمادی الأولی ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ ر اپریل ۲۰۱۳ء

ایشاں مستحق درآمدن دوزخ باشند بجہت سوء اعتقاد والا بجہت عمل شاید کہ فرقۂ ناجیہ نیز درآیند قول بآنکہ ذنوب فرقۂ ناجیہ مطلق مغفور ست سخن بے دلیل ست" (یعنی بد عقیدگی کی وجہ سے سب جہنم میں جانے کے مستحق ہوں گے ورنہ بدعملی کی وجہ سے فرقۂ ناجیہ کے لوگ بھی جہنم میں جاسکتے ہیں اور یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ کے گناہ مطلق بخش دیئے گئے ہیں یہ ایسی بات ہے جس کی کوئی دلیل نہیں) یہاں سوء اعتقاد سے مراد وہ بدعقیدگی ہے جو حد کفر کو پہنچی ہو اس لیے کہ اصول عقائد کی مخالفت یقیناً کفر ہے اور کفر جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب ہے اس کی تائید خود حضرت شیخ کے اخیر والے جملہ سے بھی ہوتی ہے اس لیے کہ اگر یہاں خلود فی النار مراد نہ ہو تو اِلّا مِلّۃ واحدۃ یقیناً فرقۂ ناجیہ کے گناہ مطلقاً بخش دیئے جانے کی دلیل ہوگی کیونکہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کے حکم سے خارج ہوتا ہے جیسا کہ پہلی قسط میں بتایا جاچکا ہے

خلود فی النار کی صراحت

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ والرضوان "کلھم فی النار" کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں "لأنھم یتعرضون لما یدخلھم النار فکفارھم مرتکبون ما ھو سبب فی دخولھا المؤبدۃ علیھم ومبتدعتھم مستحقۃ لدخولھا إلّا أن یعفو اللہ عنھم" (اس لیے کہ وہ اس کے درپے ہوں گے جو انھیں جہنم میں داخل کرے گی تو ان میں کے کفار ایسے گناہ کے مرتکب ہوں گے جس کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان میں کے بدعتی جہنم میں داخل ہونے کے مستحق ہوں گے مگر یہ کہ اللہ انھیں معاف فرمادے تو (جہنم میں نہیں جائیں گے)

علامہ موصوف کی عبارت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے یہ جانا جائے کہ بدعت دو طرح کی ہوتی ہے ایک بدعت وہ ہوتی ہے جس کے ارتکاب سے مومن کافر ہوجاتا ہے اور دوسری وہ بدعت ہوتی ہے جس کے ارتکاب سے مومن صرف گمراہ ہوتا

ہے کافر نہیں ہوتا۔ کون سے عقائد و اعمال بدعت مکفرہ ہوتے ہیں اور کون سے عقائد و اعمال مکفرہ نہیں بلکہ صرف ضلالت و گمراہی ہوتے ہیں اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ایمان و کفر کو سمجھا جائے۔

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب شرح عقائد نسفی جو عرصۂ دراز سے تمام مدارس اسلامیہ میں پڑھا جاتی ہے اس میں ایمان کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"ان الایمان فی الشرع ھو التصدیق بما جاء بہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ تعالیٰ أی تصدیق النبی بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ بہ من عند اللہ تعالیٰ إجمالاً" ص ۹۰

یعنی شریعت میں ایمان کہتے ہیں سچے دل سے ان تمام باتوں کی اجمالاً تصدیق کرنے کو جن کے بارے میں بدیہی طور پر معلوم ہے کہ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں۔

ابھی میں نے جو عبارت نقل کی ہے اس میں الضرورۃ کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب سمجھنے کے بعد ہی آپ واضح طور پر ایمان کا مطلب سمجھیں گے، شرح عقائد نسفی کی مشہور و معروف شرح "النبراس" جو اپنے وقت کے محقق علامہ عبدالعزیز فرہاری قدس سرہ کی تصنیف ہے اس میں الضرورۃ کا مطلب بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"قیل المراد بالضرورۃ ما یقابل الاستدلال فی الضروری کالمسموع من فم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) أو منقول عنہ بالتواتر کالقرآن و الصلوات الخمس و صوم رمضان و حرمۃ الخمر و الزنا و قیل أراد بالضرورۃ الاشتھار بین الخاصۃ و العامۃ ضروریا کان الحکم أو استدلالیا و اورد علیہ أنہ یلزم عدم التکفیر من ینکر الحکم القطعی غیر المشتھر بین العامۃ کحد القذف قد یجاب بتفسیر

الخاصة المجتهدين والعامة بسائر العلماء و كتب الشارح على هو امش الكتاب أن المراد بالضرورة اليقين فلا يكفر بإنكار الظنی کا لثابت بالاِجتهاد أوخبر الواحد"

اس عبارت میں ضرورت سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں تین اقوال پیش کئے گئے ہیں پہلے قول میں ضرورت سے مراد بداہت ہے یعنی کسی چیز کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہونا دوسرے قول میں ضرورت سے مراد مجتہدین و دیگر علما یا علما اور علما کی صحبت سے شرفیاب ہونے والے عوام کے درمیان مشہور ہونا ہے، چنانچہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے المعتقد المنتقد کے حاشیہ المستند المعتمد میں ضرورت کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جس کو خاص اور وہ عام لوگ جانتے ہوں جو خواص یعنی علما کی صحبت میں رہتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

والمحققون لا یکفرون اِلا بإنکار ما علم من الدین ضرورة بحیث یشترك فی معرفته الخاص والعام المخالطون للخواص"

تیسرے قول میں ضرورت سے مراد یقین ہے پس پہلے قول کی بنیاد پر وہ چیز جس کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہوتا ہے اس کو ضروری کہتے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دین کی کوئی بات سنی گئی ہو یا وہ بات سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اتنے لوگوں نے نقل کیا ہو جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے، نماز پنجگانہ، رمضان کے روزے فرض ہیں، شراب و زنا حرام ہے، دوسرے قول کی بنیاد پر ضروری سے مراد وہ حکم ہے جو خواص (مجتہدین) اور عوام (باقی تمام علمائے دین) کے درمیان یا علما کی صحبت سے شرفیاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہو خواہ وہ حکم نظری ہو یا بدیہی۔

تیسرے قول کی بنیاد پر ضروری سے مراد یقینی ہے، بہر حال ضروری کا مطلب یا تو بدیہی ہے یا مشہور یا یقینی، لہٰذا ان تمام عبارتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان نام ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام باتوں میں سچے دل سے تصدیق کرنا جن باتوں کے بارے میں بدیہی یا یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان تمام باتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں یا ان باتوں کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے لانا مجتہدین علمائے دین یا علما یا علما کی صحت سے شرفیاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہے ایسی تمام باتوں کو ضروریات دین کہتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک بات کو ضروری دین کہتے ہیں۔

کفر:

اور معاذ اللہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں میں سے کسی کو جھٹلانا، انکار کرنا یا اس میں ادنیٰ شک لانا کفر ہے۔

کفر لزومی والتزامی:

پھر یہ انکار دو۔ طرح ہوتا ہے لزومی اور التزامی۔ التزامی یہ ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی شئ کا صراحۃً انکار کرے یعنی جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر و مخالفت ضروریات دین ہو، یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اسی کو کفر کلامی کہتے ہیں۔

لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہو یعنی انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے اسی کو کفر فقہی کہتے ہیں، اس کفر فقہی کے مرتکب کو متکلمین کافر نہیں کہتے۔

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ ششم میں بڑے اچھے انداز میں سمجھایا ہے وہ فرماتے یں "تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب